اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۲۶ | ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۱ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۰۸

فارسی اور عربی کی درسی کُتب کے فحش حصے

اخبار "احسان" نے پنجاب یونیورسٹی کی توجہ اس نہایت ہی اہم امر کی طرف دلائی ہے۔ کہ درسی کتب میں جو فحش حصے پائے جاتے ہیں۔ ان کو خارج کر دیا جائے۔ تاکہ اس طرح نوجوانوں کے اخلاق پر جو بہت بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ وہ نہ پڑے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ ابتدائی جماعتوں سے لے کر انتہائی جماعتوں تک کا تمام کا تمام تعلیمی نصاب ہی ایسا ہے۔ جس میں تبدیلی کی بے حد ضرورت ہے۔ دوسرے ممالک میں جہاں بچوں کو ہوش سنبھالتے ہی قومی اور ملکی روایات سُنائی جاتی ہیں۔ وطن کی محبت ان کے دلوں ڈالی جاتی ہے بہادری اور جوانمردی کے واقعات پڑھائے جاتے ہیں۔ اور اس طرح ان کو محبِّ قوم و وطن اور خادمِ ملک و ملت بنایا جاتا ہے۔ وہاں ہندوستان میں "اب نہ جا" "کل مت آ" کے سے فقرات سے تعلیم شروع ہوتی ہے۔ "مولوی صاحب کا گھوڑا"۔ "پنڈت جی کی بھیلی" اور "جولاہا کپڑا بن رہا ہے"! کی سی کہانیاں پڑھائی جاتی ہیں۔ اور جوں جوں طالبِ علم آگے بڑھتا ہے۔ اسے ایسے ہی قصے کہانیوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ جو اس کی عادات اور اخلاق پر کوئی مفید اثر نہیں چھوڑتیں۔ اور اس میں کوئی خاص خوبی نہیں پیدا کرتیں:۔

اس قسم کی باتوں کی اصلاح کا وقت تو نہ معلوم کب آئے گا۔ لیکن اتنا تو جلد سے جلد ہو جانا چاہیئے۔ کہ تعلیمی کورسوں میں جو نہایت فحش حصے پائے جاتے ہیں۔ ان کو حذف کر دیا جائے مثلاً تاریخ وصاف جو فارسی کی کتاب ہے۔ اور ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل اور منشی فاضل کے نصاب میں داخل ہے۔ اس میں ایسے حصے موجود ہیں۔ جو فحش نگاری کا بدترین نمونہ ہیں۔ اسی طرح "حاجی بابا اصفہانی" کتاب منشی فاضل اور ایم۔ اے۔ کے نصابوں میں شامل ہے۔ اس میں کئی ایک اشعار ایسے ہیں۔ جو نہایت ہی اخلاق سوز ہیں:۔

ایک اور کتاب "قصائد قاآنی" ہے۔ جو منشی فاضل۔ ایم۔ اے۔ اور بی اے آنرز کے نصاب میں داخل ہے۔ معلوم ہوا ہے اس کا تازہ ایڈیشن خود پنجاب یونیورسٹی نے طبع کرایا ہے۔ اس میں ایک ایسا مکالمہ موجود ہے۔ جو طلباء کے لئے زہرِ قاتل ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ یونیورسٹی نے اس کتاب کے بعض گندے حصے حذف بھی کر دیئے ہیں۔ اور اس طرح ان کتابوں کی اصلاح کی ضرورت کا عملی رنگ میں اعتراف کر لیا ہے:۔

ایم۔ او۔ ایل اور مولوی فاضل کے نصاب میں عربی کی ایک کتاب "تسہیل البیان" ہے۔ اس میں عریاں نویسی کی حد کر دی گئی ہے۔ ایک اور کتاب "مقامات حمیدی" فارسی کی ہے۔ جو ایم۔ او۔ ایل کے نصاب میں داخل ہے۔ اس کے بھی کئی حصے اخلاق سوز ہیں:۔

غرض اس وقت تک پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مختلف امتحانوں کے لئے جو کورس مقرر ہیں۔ ان میں بعض ایسی گندی۔ شرمناک اور اخلاق کو برباد کرنے والی باتیں موجود ہیں۔ جو نوجوانوں کے لئے نہایت ہی مضر ہیں۔ کیونکہ انہیں ایسے حالات میں اس قسم کی باتوں کے سُننے۔ یاد کرنے اور ان کی کیفیت کا نقشہ کھینچنے کے لئے مجبور ہونا پڑتا ہے جبکہ ان کے اخلاق بالکل خام ہوتے ہیں۔ اور جدھر ڈھالے جائیں۔ ادھر ڈھل جاتے ہیں:۔

پس پنجاب یونیورسٹی کو چاہیئے۔ کہ درسی کتب کے اس بے حد نقصان رساں نقص کی طرف فوراً متوجہ ہو۔ اور اس کے دُور کرنے کا جلد سے جلد انتظام کرے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب فحش نویسی اور فحش کی اشاعت جرم ہے۔ تو فحش کو تعلیمی نصاب میں داخل کرنا کیونکر جائز سمجھ لیا گیا۔ اور باوجود مطالبہ کے کیوں اسے حذف نہیں کیا جاتا:۔

ہندوستان اور سوشلزم

اسلام اور سوشلزم کے موضوع پر آج کے پرچہ میں ایک مفصل مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام کے پیش کردہ اصول کے مقابلہ میں سوشلزم کے اصول سراسر نقصان اور تباہ کن ہیں۔ ایسی حالت میں اسلامی تعلیم سے صحیح واقفیت رکھنے والا انسان قطعاً سوشلزم کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ بھائی پرمانند جی نے اپنے حال کے ایک مضمون میں جہاں یہ لکھا ہے "کہ سوشلزم کے خیالات میں اگرچہ کہیں کہیں کوئی مسلمان نوجوان بھی شامل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ وبا زیادہ تر ہندوؤں اور سکھوں میں ہی پھیل رہی ہے"۔ وہاں اس بات کا بھی اقرار کیا ہے۔ کہ "یہ لوگ ہیں جن سے نہ صرف سوسائٹی کے پرانے اصول کو بڑا خطرہ ہے۔ بلکہ ان کی موجودگی ملک کی آزادی کے لئے مہلک نظر آ رہی ہے۔ سوشلزم ان کے لئے ایک نیا مذہب بن گیا ہے۔ اس نئے مذہب کو اختیار کر کے وہ کیا خیال کرتے ہیں؟ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ پچھلے تمام اصولوں اور رسوم کو پچھلی ساری ہسٹری اور کلچر کو مٹا کر وہ ایک نئی قسم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعمالِ صالحہ کی ضرورت کے متعلق جماعت سے خطاب

"میں اپنی جماعت کو مخاطب کرکے کہتا ہوں۔ کہ ضرورت ہے اعمالِ صالحہ کی خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جاسکتی ہے تو وہ یہی اعمالِ صالحہ ہیں۔ الیہ یصعد الکلم الطیب خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس وقت ہمارے قلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواروں کے برابر ہیں۔ لیکن فتح اور نصرت اسی کو ملتی ہے۔ جو متقی ہو۔ خدا تعالیٰ یہ وعدہ فرماتا ہے۔ کان حقا علینا نصر المومنین۔ مومنوں کی نصرت ہمارے ذمہ ہے۔ اور لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا۔ اللہ مومنوں پر کافروں کو راہ نہیں دیتا۔ اس لئے یاد رکھو کہ تمہاری فتح تقویٰ سے ہے۔ ورنہ عرب تو نرے لیکچرار اور خطیب اور شاعر ہی تھے۔ انہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فرشتے ان کی امداد کے لئے نازل کئے تاریخ کو اگر انسان پڑھے۔ تو اسے نظر آجائے گا۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جس قدر فتوحات حاصل کیں وہ انسانی طاقت اور سعی کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک بیس سال کے اندر ہی اندر اسلامی سلطنت عالمگیر ہو گئی۔ اب ہم کو کوئی بتادے کہ انسان ایسا کر سکتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ متقی کے معنے ہیں ڈرنے والا۔ ایک ترک شر ہوتا ہے۔ اور ایک افاضۂ خیر۔ متقی ترک شر کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور محسن افاضۂ خیر کو چاہتا ہے"۔ (الحکم جلد ۵ ؁ ۲۸)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد احمدی نوجوانوں کے متعلق

حضور فرماتے ہیں:۔ "میں چاہتا ہوں کہ باہر کی جماعتیں بھی اپنی اپنی جگہ خدام الاحمدیہ نام کی مجالس قائم کریں" جن کے ارکان کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔ "تمہارا فرض ہوگا کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو۔ تم سادہ زندگی بسر کرو۔ تم دین کی تعلیم دو۔ تم نماز کی پابندی کی نوجوانوں میں عادت پیدا کرو۔ تم تبلیغ کے لئے اوقات وقف کرو۔ . . . . . غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو۔ نہ صرف اپنے مذہب کے غریبوں اور مسکینوں کی بلکہ ہر قوم کے غریبوں اور مسکینوں کی۔ تا دنیا کو معلوم ہو کہ احمدی اخلاق کتنے بلند ہوتے ہیں"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

پس نوجوانانِ جماعت بیدار ہوں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے تئیں منظم کرنے کے لئے اپنے ہاں مجالس خدام الاحمدیہ قائم کریں۔ اور خاکسار کو اطلاع دیں۔ قادیان کے مختلف محلوں میں کام شروع ہے۔ بیرونی جماعتوں سے بھی الحاق کے لئے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ نیکی کے کام میں آپ کیوں دوسروں سے پیچھے ہیں:۔ سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاعات

ناصر آباد اسٹیٹ ۵ رمئی۔ بوقت ۲ بجے بعد دوپہر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بوجہ نزلہ آج صبح کسی قدر ناساز تھی۔ اس وقت خدا کے فضل سے اچھی ہے:۔

۶ رمئی بوقت ۵ بجے شام۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مع بیت و خدام خیریت سے ہیں۔ آج نماز جمعہ حضور نے پڑھائی۔ اور خطبہ میں تبلیغ احمدیت کی طرف توجہ دلائی۔ حضور کو آج صبح نزلہ کی شکایت تھی۔ گلے میں تکلیف بھی تھی:۔ خاکسار حشمت اللہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک جواں ہمت پیر مرد کا جوشِ اخلاص

احمدیت کی عزت کے لئے ہر قربانی کرنے پر آمادگی کا اظہار

ذیل کا مکتوب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک ایسے بزرگ نے لکھا ہے جنہیں خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک لمبے زمانہ تک قابلِ رشک خدماتِ دین بجالانے کا شرف بخشا۔ اب اگرچہ وہ بہ تقاضائے بشریت بوڑھے ہو چکے ہیں۔ تاہم دین کے لئے قربانی اور فداکاری کا ایسا جوش رکھتے ہیں جو نوجوانوں کے لئے قابلِ رشک ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور ان کا مخلصانہ نمونہ اور مومنانہ جوش نئی پود میں خدمتِ دین کے لئے ہر قربانی کرنے کی روح پھونکنے کا باعث ہو:۔

مکتوب حسب ذیل ہے:۔

سیدی ومطاعی ایدک اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔ ۲۲ اپریل کا خطبہ ابھی پڑھ رہا ہوں۔ ختم نہیں کیا۔ میں بقائمی ہوش وحواس انشراح صدر سے آپ کی آواز پر لبیک کہتا ہوں۔ اور بحمد اللہ سلسلہ کی عزت کے لئے ہر قربانی کو جہاں تک میری ذات کا میرے اموال کا تعلق ہے آسان سمجھتا ہوں اور خدا کے فضل اور رحم سے یقین رکھتا ہوں کہ جب بھی حضور کا کوئی حکم ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز یہ خادم صف اول میں کھڑے ہونے کو عزت اور سعادت سمجھے گا۔ امید رکھتا ہوں۔ کہ آپ اپنے کرم اور غریب نوازی سے میری اس حقیر درخواست کو قبول فرمائیں گے۔

خادم طالب دعا عرفانی نزیل سکندر آباد دکن

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی واپسی

نبی سر روڈ ۹ رمئی۔ شیخ فضل احمد صاحب کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اس وقت تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ناصر آباد اسٹیٹ میں حاضر رہنے کے بعد آج احمد آباد اسٹیٹ کو روانہ ہو گئے راستہ میں انہوں نے سندھ جننگ فیکٹری کا معائنہ کیا۔ وہ موجودہ پروگرام کے مطابق . . .

[illegible]

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۲۰۱ - تقوےٰ

ایمان اور تقوےٰ کبھی انسان کو خسارہ میں نہیں رکھتا۔ نہ دُنیا میں نہ دین میں۔ ولو ان اھل القریٰ اٰمنوا واتّقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء والارض (اعراف) جھوٹا ہے وُہ۔ جو کہتا ہے۔ کہ تقوےٰ دُنیا کے کاروبار میں نہیں چلتا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ایسا انسان جس بات کو تقوےٰ سمجھتا ہے۔ وُہ صرف ظاہرداری ہے خدا کا حقیقی خوف نہیں ہے۔ جو مومن کے دل پر مستولی ہو جاتا ہے ؛

۲۰۲ - دُو خُدا

قال اللہ لاتتخذوا الٰھین اثنین انما ھو الٰہ واحد فایای فارھبون (نحل) اللہ کا یہ حکم ہے۔ کہ دُو خدا نہ بناؤ۔ وُہی اکیلا معبُود ہے۔ اور اسی سے ڈرو۔ دُو خدا اس طرح جیسے اہرمن اور یزدان۔ یا ایک کہنے کا خدا دوسرا عملی اور اصل خدا۔ مثلاً برادری سرکار۔ جورو۔ اولاد۔ دولت۔ عزت ہوائے نفس۔ اگر غور کر کے دیکھا جائے تو معلُوم ہوگا۔ کہ بہ نسبت تین یا زیادہ معبُودوں کے آجکل دُنیا میں دو خداؤں کے پرستار زیادہ ہیں ؛

۲۰۳ - قرآن کے ٹکڑے

اصل میں قرآن ایک ایسی مستقل مکمل کتاب یعنی one whole چیز ہے۔ جس کا کوئی حصہ بھی الگ کر دیں۔ یا کوئی آیت بھی نکال دیں۔ تو کبھی نہ کبھی۔ اور کہیں نہ کہیں ضرور نقص پیدا ہو جائے گا خواہ اعمال میں۔ خواہ ایمان میں۔ خواہ عقائد میں۔ خواہ دلائل میں۔ کما انزلنا علی المقتسمین الذین جعلوا القراٰن عضین ؛

۲۰۴ - سُورہ انفال اور توبہ

یہ دُو سورتیں نہیں ہیں۔ ایک ہی ہے اسی لئے سورہ توبہ پر بسم اللہ نہیں آئی اور ان کے مضمون بھی یہی ثابت کرتے ہیں۔ شرُوع میں جنگِ بدر کا ذکر ہے۔ جو پہلی اسلامی جنگ تھی۔ آخر میں تبوک کی جنگ کا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری جنگ تھی۔ درمیان میں لڑائی سے جی چُرانے والوں۔ اور احکام بعد الفتح کا ذکر ہے۔ گویا کل اسلامی جہادوں۔ اور ان کے متعلقات کو اول سے آخر تک احاطہ کر لیا ہے ؛

۲۰۵ - نبی کی پہلی زندگی

فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ کے مشہور معنے یہ ہیں۔ کہ میری ساری عُمر تم میں گزری ہے۔ بھلا میں نے کبھی پہلے جھوٹ بولا ہے۔ اگر نہیں۔ تو کیا اب بڑھاپے میں آکر ہی میں جھوٹ بولنے لگ گیا۔ یہ بھلا کوئی عقل میں آنے والی بات ہے ؛

اس آیت کے ایک اور معنی بھی ہیں۔ قل لو شاء اللہ ما تلوتہ علیکم ولا ادراکم بہٖ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہٖ افلا تعقلون (یونس) یعنی چالیس سال میری زندگی کے تم میں گزرے ہیں۔ کیا کبھی تم نے دیکھا۔ کہ میں نے وحی والہام اور نبوت و رسالت کی کوئی بات یا علامت کبھی تمہارے سامنے ظاہر کی ہے اگر نہیں تو یہ عظیم الشان تغیر پھر میرا اپنا گھڑا ہوا۔ اور میری طبیعت کی افتاد اور دماغی بناوٹ کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ باہر سے آیا ہے۔ ورنہ میں اس زمانہ سے پہلے بھی ہمیشہ خوابوں الہاموں کا تذکرہ۔ یا مذہبی چرچا تمہارے ساتھ کیا کرتا ؛

۲۰۶ - زمین و آسمان کی ترتیب

لوگ یہ ترتیب کہ پہلے زمین پیدا ہُوئی۔ یا آسمان۔ پھر تکمیل کے مدارج کس کس طرح طے ہُوئے۔ بعض آیات سے نکالتے ہیں۔ ان میں ایک آیت یہ بھی ہے۔ کہ والارض بعد ذالک دحٰھا۔ اس "بعد ذالک" کے الفاظ سے وُہ ترتیب زمانی نکال کر علمی غلطیوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس آیت میں اگر "بعد ذالک" کے معنے "علاوہ ازیں" کئے جائیں۔ تو وُہ ان ٹھوکروں میں نہ پڑیں۔ جو اس فقرہ کے عام معنوں سے لگتی ہیں۔ کیونکہ جو ترتیب وُہ بیان کرتے ہیں۔ وُہ موجودہ زمانہ کی تحقیقات اور عقل کے بھی مخالف ہے۔ پس ترتیب زمانی کو حوالہ بخدا کر کے اس کے ایسے عمدہ معنے ہو سکتے ہیں۔ جو لفظی طور پر بھی صحیح ہیں۔ اور اعتراضات بھی اُٹھ جاتے ہیں ؛

173

۲۰۷ - لوہے کا نرم ہونا

حضرت داؤد علیہ السلام چونکہ ایسے پہاڑی علاقوں پر بھی قابض تھے۔ جہاں لوہے کی کانیں تھیں۔ اس لئے انہوں نے لوہے کے کارخانے اپنی مملکت میں جاری کرا دیئے تھے۔ اور چونکہ وُہ سپہ سالار اور بڑے جنگی آدمی تھے اس لئے ان کارخانوں میں سپاہیوں کے لئے زرہیں تیار ہوتی تھیں۔ زرہیں غالبًا انہی کی ایجاد تھیں۔ یہ لوہے کا نرم لباس ہوتا ہے۔ جو لوہے کے چھلوں سے بنایا جاتا ہے۔ اس کی خاطر کاریگر پہلے لوہے کا تار بناتے تھے۔ پھر اس تار کے ٹکڑے کر کے ان کے چھلے بناتے تھے۔ پھر چھلے میں چھلا پھنسا کر زرہ بنایا کرتے تھے۔ یا جبال اوّبی معہ والطیر والنّا لہ الحدید ان اعمل سٰبغٰت وقدّر فی السرد (سبا) یعنی پہاڑی لوگ اور اہل علم لوگ حضرت داؤد علیہ السلام کے مطیع ہو گئے۔ اور دونوں مل کر لوہے کے نرم کرنے اور چھلے بنا کر زرہیں بنانے میں ان کی خدمت کیا کرتے تھے۔ اور یہ خدا کا فضل تھا۔ مگر خدا بھلا کرے عجوبہ پسندوں کا۔ جنہوں نے یہ نقشہ گھڑا۔ کہ داؤد علیہ السلام جب لوہے کو ہاتھ میں لیتے تھے۔ تو وہ موم بن جاتا تھا۔ اس سے وُہ زرہیں بنا لیتے پھر ہوا لگ کر وُہ سخت ہو جاتا تھا۔

۲۰۸ - محذوف فقرات

ولو انّ قراٰنا سیّرت بہ الجبال او قطّعت بہ الارض او کُلّم بہ الموتیٰ (رعد) ترجمہ۔ اگر کوئی کلام الٰہی ایسا ہے کہ جس کے زور سے پہاڑ چلائے جاتے اور زمین ٹکڑے ٹکڑے کی جاتی۔ یا جس کے اثر سے مُردے بولنے لگتے۔ (تو وُہ یہی قرآن ہے۔ کیونکہ اس قرآن کو ہاتھ میں لے کر قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے واقعی ایسا ہی کر کے دکھا دیا۔ یہ بریکٹ کا فقرہ محذوف ہے عربی میں۔ اس کے ملانے سے آیت کے معنے پُورے ہوتے ہیں ورنہ نہیں ایسا حذف قرآن میں کئی جگہ آیا ہے مثلاً والذین اتخذوا من دونہٖ اولیاء۔ ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ (زمر) وُہ لوگ جنہوں نے خدا کے سوا معبود بنا رکھے ہیں (ان کا یہ قول ہے کہ) ہم ان کی عبادت فقط تقرب الٰہی کے لئے کرتے ہیں۔ یہاں خط کشیدہ عبارت یعنی "ان کا یہ قول ہے کہ" محذوف ہے۔ اسی طرح آیت واذا قیل لھم اتقوا ما بین ایدیکم وما خلفکم لعلکم ترحمون وما تاتیھم من اٰیۃ الا کانوا عنھا معرضین (یٰس) یعنی جب ان لوگوں کو کہا جاتا ہے۔ کہ تم آگے اور پیچھے آنے والے عذاب سے ڈرو۔ (تو وہ اعراض کرتے ہیں) یہ سارا مفہوم یہاں محذوف ہے۔ اسی طرح ولو یری الذین ظلموا اذ یرون العذاب ان القوۃ للہ جمیعا۔ یہاں پوری آیت پڑھ کر

اسلام اور سوشلزم

دنیا کے معاشرتی مسائل کا حل اسلام میں

اختلافاتِ انسانی

تاریخ عالم جماعتی کشمکشوں اور شعوبی تنازعات کی ایک مسلسل داستان ہے۔ یہ کشمکش اور تنازعات ان اختلافات کا لازمی نتیجہ ہیں۔ جو ابتدائے آفرینش سے انسان کے خمیر میں رکھ دیئے گئے مثلاً آقا اور غلام کا اختلاف۔ حاکم اور محکوم کا اختلاف امیر اور غریب کا اختلاف۔ سرمایہ دار اور مزدور کا اختلاف۔ یہ اختلافات اس لئے نہیں کہ ان کو وجہ فساد بنایا جائے یا ان کی بناء پر ایک دوسرے پر ظلم کی راہیں کھول جائیں۔ بلکہ ان سے مقصد یہ ہے۔ کہ نظام عالم کو احسن طریق پر چلایا جائے۔ نیز انسان کائنات کی ایک افضل مخلوق ہونے کے لحاظ سے اپنے حقوق کے حصول کے ساتھ ساتھ اپنے ان فرائض کا بھی پورا پورا خیال رکھے۔ جو دوسروں کے متعلق اس پر عائد ہوتے ہیں۔ اور اگر فی الحقیقت انسان ان فرائض اور ذمہ داریوں کو پوری طرح ملحوظ رکھے۔ تو اس دنیا میں بھی جنت کا مزا مل سکتا ہے۔

فسادات کی وجہ

لیکن افسوس ہے کہ انسان خودغرضی اور نفس پرستی سے کام لے کر فتنہ و فساد کی راہیں کھول لیتا ہے۔ اگر وہ آقا ہے تو ماتحت کے حقوق کا اسے خیال نہیں۔ اگر سرمایہ دار ہے تو مزدور کی محنت و مشقت کی اسے پروا نہیں اگر اہلِ ثروت ہے تو غرباء پر جبر و ستم کرنا اپنا حق سمجھتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں فریق ثانی سے بھی جو کچھ بن پڑتا ہے۔ کرتا ہے۔

سرمایہ دار اور مزدور کی جنگ

آج کل اس قسم کی پیکار و نزاع سرمایہ دار اور مزدور کے درمیان بہت زوروں پر ہے۔ اور مغربی ممالک میں تو سرمایہ دار اور مزدور کی یہ کشمکش چند سالوں سے نہایت خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے ہندوستان میں بھی بعض اوقات یہ نزاعات اس قدر شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ کہ حکومت کے لئے اسلحہ اور فوج سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔

سوشلزم کیا ہے؟

اس معاشرتی و اقتصادی جھگڑے کے حل کے لئے مغربی مفکرین نے سوشلزم کو ان خرابیوں کا علاج قرار دیا ہے۔ سوشلزم ایک وسیع اصطلاح ہے۔ اس کی بنیاد اصولی طور پر اس امر پر ہے کہ دنیا میں ایک طرف لاکھوں کروڑوں روپے کے مالک سرمایہ دار ہیں۔ اور دوسری طرف ایسے لوگ۔ جنہیں دو وقت پیٹ بھر کر کھانا بھی میسر نہیں آتا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ سرمایہ داروں کا مال و دولت غرباء اور نادار لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ سوشلسٹوں کے نزدیک آمدنی کے بنیادی ذرائع دو ہی ہیں۔ اول محنت دوم سرمایہ۔ محنت مزدور کرتے ہیں اور سرمایہ مالداروں کا ہوتا ہے۔ اس لئے آمد میں دونوں کی شرکت یکساں ہونی چاہیئے۔ لہٰذا ان کے خیال میں ضروری ہے۔ کہ زراعت اور صنعت کی تمام آمد مزدور اور سرمایہ داروں میں برابر برابر تقسیم ہو۔

اس اصل کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بعض تو تشدد کے حامی ہیں اور بعض پُرامن ذرائع سے کام لینے کی تلقین کرتے ہیں۔

سوشلزم کی اقسام

ذیل میں سوشلزم کی چند اقسام پیش کی جاتی ہیں۔ ان کے متعلق اصولی طور پر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان تمام اقسام کی بنیاد اصولِ تنسیخِ جائداد شخصی پر ہی قائم ہے۔

(۱) اسٹیٹ سوشلزم:۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ صنعت کو جمہور کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ اور آمد و تقسیم آمد کی نگرانی حکومت کے ہاتھ میں ہو۔ حکومت اس بارے میں جمہور کی جو صنعتی اشیاء استعمال کرتے ہیں نمائندہ ہو۔

(۲) گلڈ سوشلزم۔ اس میں اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ ہر صنعت کے لئے صناعوں کی ایک جماعت ہو جو اس کی آمد کی نگران ہو۔ لیکن ذرائع پیداوار حکومت کی ملکیت میں ہوں۔

(۳) سنڈیکل ازم۔ یہ ایک ایسے اقتصادی نظام کی حامی ہے۔ جس کی رو سے صنعت کی نگرانی کا کامل اختیار مزدوروں کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔

(۴) کمیونزم یا انہلزم۔ عرف عام میں اسے بالشویت بھی کہتے ہیں۔ یہ نظریہ اس امر کا مؤید ہے۔ کہ تمام دنیا کا مال و دولت شخصی ملکیت سے نکل کر جمہور کی ملکیت بن جائے۔ تاکہ تمام امتیازاتِ دولت و غربت مٹ جائیں۔ اور یہ مقصد تشدد کے زور سے حاصل کرنا چاہیئے چنانچہ کمیونسٹ سرمایہ داروں کو قتل کر دینا بھی جائز قرار دیتے ہیں۔

(۵) کولیکٹوازم یا اجتماعیت۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ آلات آمد شخصی جائداد نہ رہیں بلکہ عوام کی ملکیت ہوں تاکہ غرباء اور نادار سرمایہ داروں کے دست نگر نہ رہیں اور خود بخود کام کر سکیں۔

(۶) نیشنلزم یا قومیت:۔ اس نظریہ کے مؤیدین زرعی اور سکونتی زمینوں کو شخصی ملکیت سے نکال کر جمہور یا حکومت کی ملکیت میں داخل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک دولت کا اصل منبع اور ماخذ زمین ہے۔

سوشلزم کی ناکامی

اہلِ یورپ نے اس قدر ازم تو گھڑ لئے۔ لیکن واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک بھی ان کی معاشرتی و اقتصادی مشکلات کو حل نہیں کر سکا۔ چنانچہ جماعتی تنازعات نہ صرف بدستور چلے آتے ہیں۔ بلکہ ان نظریات کے باعث یہ کشمکش اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ ان میں ایک دوسرے کے حق کو چھیننے کی کوشش کی گئی ہے سرمایہ دار کو کشتنی و گردن زدنی قرار دیا گیا ہے۔ ذاتی ملکیت و شخصی جائداد کو جو تمام ترقی کا منبع ہے۔ سرے سے اڑانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایک کی بے جا رعائت اور دوسرے کی بے جا مخالفت کی گئی ہے۔

اسلام اور قومیت

ان حالات میں دیکھنا چاہیئے کہ اسلام کیا کہتا ہے۔ پہلا بنیادی اصل سوشلزم کا یہ ہے کہ شخصی امتیازات مٹا دیئے جائیں۔ اور تمام لوگ یکساں ہو جائیں۔ ظاہر ہے کہ دنیا میں امتیازات کی بڑی صورتیں تین ہی ہیں۔ یعنی امتیازات نسلی و قومی۔ امتیازات رتبہ۔ اور امتیازات مالی و معاشی۔ سوشلزم ان میں سے صرف آخری امتیاز کو مٹانے پر زور دیتا ہے۔ لیکن اسلام نسلی اور قومی امتیازات کو مٹاتا ہے۔ چنانچہ اس کی تعلیم یہ ہے۔ کہ کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان پر قومیت یا نسب کے لحاظ سے کوئی فوقیت نہیں رکھتا چنانچہ قرآن کریم میں خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ انما المومنون اخوۃ۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لیس للعربی فضل علی العجمی ولا العجمی فضل علی العربی یعنے عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ یہ

وہ چیز ہے جو انسان کے دل سے تمام کدورت دھو ڈالتی ہے۔ اور اس کی جگہ ایسا جذبہ حب انسانی پیدا کر دیتی ہے۔ جس کے بعد انسان ایک دوسرے کے حقوق کو غصب کرنے کا خیال ہی نہیں لا سکتا۔

اسلام اور امتیاز رتبہ

اس کے بعد امتیازات رتبہ ہیں اسلام مراتب و مدارج کا قائل ہے لیکن وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ درجہ کی بلندی کبر و نخوت پیدا کر دے۔ بلکہ وہ یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بہتر سے بہتر صورت میں ادائیگی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ کی صفات کا زیادہ سے زیادہ مظہر ہے۔ عقل بھی یہی کہتی ہے۔ کہ اختلاف مدارج ہونا چاہیئے۔ اس کے بغیر کارخانہ عالم چل ہی نہیں سکتا۔ لیکن اختلاف رکھنے کے باوجود ایک دوسرے کا ممد و معاون بننا چاہیئے۔ کیونکہ ہر انسان دوسرے کی امداد کا محتاج ہے۔ اشتراکیت اس اختلاف کو مٹانا چاہتی ہے۔ وہ کسی کو کسی کا محتاج نہیں رکھنا چاہتی۔ مگر یہ چونکہ قانون قدرت کے خلاف ہے۔ اس لئے اس میں کامیابی محال ہے۔

اسلام اور مالی امتیاز

پھر مالی و معاشی امتیازات ہیں اشتراکیت انہیں بھی یک قلم مٹانا چاہتی ہے۔ لیکن یہ بات بھی ناممکن العمل ہے۔ جب تک تمام لوگ علم عقل صحت اور استعداد ذاتی کے لحاظ سے مساوی نہیں ہو جاتے۔ (اور یہ ناممکن ہے) ان کی محنتوں کا صلہ بھی یکساں نہیں ہو سکتا۔ ایک ڈاکٹر ایک پروفیسر اور ایک وکیل کی محنت کا معاوضہ کس طرح ایک مزدور۔ ایک کلرک اور ایک چپڑاسی کی محنت کے معاوضہ کے برابر ہو سکتا ہے۔ کیا ان کی محنتوں اور ان کی قابلیتوں کی نوعیت یکساں ہے۔ کہ انہیں یکساں معاوضہ دیا جائے۔؟

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ اگر تمام لوگ دولت و ثروت کے لحاظ سے مساوی ہو جائیں۔ تو پھر ایک شخص کو دوسرے کی احتیاج ہی باقی نہیں رہیگی۔ اور دنیا کا سارا کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا۔

قرآن کریم نے اس اختلاف کو قائم رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔ نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیوٰۃ ورفعنا بعضھم فوق بعض درجات لیتخذ بعضھم بعضاً سخریا (زخرف) یعنی ہم نے اس دنیا میں انسانوں کے درمیان معیشت تقسیم کر دی ہے۔ اور ایک دوسرے پر درجہ کے لحاظ سے امتیاز دیا ہے۔ تا کہ وہ ایک دوسرے سے مدد حاصل کر سکیں۔

اسلام نے غربا کیلئے کیا کیا

اسلام نے مزدوروں اور غربا کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ایسا درمیانی راستہ اختیار کیا ہے۔ جو نہ مزدوروں کو سرمایہ داروں پر اور نہ سرمایہ داروں کو مزدوروں پر بے جا دست درازی کی اجازت دیتا ہے۔

اسلام سرمایہ کی فراہمی اور شخصی جائداد کے قیام کا قائل ہے۔ اس نے مال و دولت کو ایک نعمت قرار دیا ہے۔ اور کسب معاش کی تاکید فرمائی ہے۔ اس طرح جمود اور تنزل کی اس کیفیت کو روک دیا ہے۔ جو شخصی جائیداد کے فقدان کی صورت میں دنیا میں پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن جہاں سختی سے کسب معاش کا حکم دیا گیا ہے وہاں معاش کے ان ذرائع کی ممانعت بھی کر دی ہے جن سے دوسرے انسانوں کے حقوق غصب ہوتے ہیں۔ پھر ایک طرف بخل سے روکا ہے تو دوسری طرف اسراف سے منع کیا ہے۔ ناجائز وسائل آمد میں سے رشوت ایک نہایت مکروہ ذریعہ ہے۔ اسلام نے اس کی سختی سے ممانعت فرمائی ہے۔ پھر سود سے روکا ہے۔ سود میں فی الحقیقت بہت سی اخلاقی اور اقتصادی خرابیاں ہیں۔ یہ انسان کے جذبہ ہمدردی و اخوت کے لئے زہر قاتل ہے۔ اور اس کی سب سے بڑی اقتصادی خرابی یہ ہے۔ کہ اس سے ملک کی دولت صرف چند ہاتھوں میں جمع ہو جاتی ہے۔ اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ اور اس کے نہ صرف لینے بلکہ دینے سے بھی سختی کے ساتھ روکا ہے۔

پھر اسلام ہر اس طریق کے خلاف ہے۔ جس سے دولت لوگوں میں پھیلنے کی بجائے چند ہاتھوں میں جمع ہو جائے چنانچہ اسلام میں یہ بات بھی ممنوع ہے۔ کہ عام انسانی ضروریات کی چیزوں کو اس وجہ سے رکھ چھوڑا جائے۔ کہ گرانی کے زمانہ میں فروخت کی جائینگی پھر قماربازی اور لاٹری وغیرہ سے منع کیا ہے۔ پھر غربا اور مساکین کے لئے اسلام نے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ اور یہ ایسا عمدہ انتظام ہے۔ کہ اگر اس پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ تو ملک کے تمام غربا اور مستحقین کی امداد کا بندوبست ہو سکتا ہے۔ زکوٰۃ کی رقم باقاعدہ طور پر بیت المال میں جمع ہوتی ہے۔ جہاں سے اسلامی حکومت فقراء مساکین قرضداروں مسافروں اور نو مسلموں کو مدد دیتی ہے۔ اس کے علاوہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر فطرانہ اور صدقہ و خیرات کا حکم ہے۔ اس طرح غرباء کی بھی پوری پوری امداد ہو جاتی ہے۔ امراء کے حقوق بھی غصب نہیں ہوتے۔ ملک کی مجموعی ترقی کے راستہ میں بھی روکیں پیدا نہیں ہوتیں۔ فتنہ و فساد کی راہیں بھی نہیں کھلتیں۔ سرمایہ دار اور مزدور کا جھگڑا بھی پیدا نہیں ہوتا۔ ان سب پر مستزاد یہ کہ ذی ثروت اصحاب کے دلوں میں اپنے ہمسایوں کے متعلق حقیقی جذبہ ہمدردی پیدا ہوتا ہے وہ غربا کو اپنے سے کم رتبہ نہیں سمجھتے بلکہ ان کی معیشت کا اپنے آپ کو ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔ غربار بھی ان کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ اپنے حقیقی مربی کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسی خوشگوار کیفیت بنی نوع انسان کے لئے اسی دنیا میں ہی جنت بن سکتی ہے۔

غرض اسلام اشتراکیت کے اصل مقصد کو جو بلاشبہ مبارک ہے کما حقہٗ پورا کرتا ہے مگر ساتھ ہی اس کے مضرات کا پورا پورا انسداد کرتا ہے

اعلان

"بھائی غلام حسین صاحب ٹیلر ماسٹر کو جماعت احمدیہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور کے لئے سکرٹری مال منظور کیا جاتا ہے مقامی احباب ان سے تعاون فرما کر مشکور فرمائیں"!

ناظر بیت المال

١٦٦

اخلاص اور بشاشت سے قربانیاں کرو

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں
"مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ چندہ تحریک جدید کے بارے میں جو اس سال بعض جماعتوں نے سستی دکھائی ہے۔ وہ تھکان پر دلالت کرتی ہے اور مجھے ڈر ہے۔ کہ بعض لوگ امتحان میں فیل نہ ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے اور ان کو بچالے۔ اللھم آمین"

حضور کا یہ ارشاد پڑھ کر ذیل کے مخلصین نے جب دیکھا۔ کہ گو ہمارا وعدہ آئندہ کسی ماہ میں ادا کرنے کا ہے۔ مگر حضور کے ارشاد پر ضروری ہے کہ فوری لبیک کہا جائے۔ اور جس طرح بھی ہو۔ تحریک کا چندہ فوراً ادا کیا جائے تو انہوں نے اپنی سہ سالہ تحریک جائداد کی امانت سے روپیہ ادا کر دیا۔ تاکہ حضور کے ارشاد کی تعمیل کر کے زیادہ ثواب حاصل کر سکیں۔ چنانچہ ذیل میں ایسے دوستوں کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔

(۱) مولوی حاجی محمد صاحب بنگہ ۲۱۰/-	(۹) مولوی محمد الدین صاحب پاہڑیانوالی ۲۰/-
(۲) میاں غلام حسین صاحب امیر جماعت بنول ۲۵۰/-	(۱۰) میاں عبد الحق صاحب زرگر قادیان ۱۵/-
(۳) قاری غلام مجتبیٰ صاحب قادیان ۱۱۰/-	(۱۱) مولوی طاہر الدین صاحب پوری ۳۰/-
(۴) سید عبد الحلیم صاحب کٹکی ۱۰۰/-	(۱۲) بابو محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر قادیان ۳۱/-
(۵) چوہدری ننھے خان صاحب ۲۰/-	(۱۳) شیخ عبد الحمید صاحب لدھیانہ ۶۰/-
(۶) منشی سید محمد صاحب میرپور خاص ۳۰/-	(۱۴) منشی عبد الحمید صاحب پشاور ۳۶/-
(۷) ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب مظفرپور ۱۰۰/-	
(۸) بابو نور محمد صاحب اوورسیر بنگہ ۱۲۰/-	

اگر کسی دوست نے امانت تحریک جائداد سے چندہ تحریک جدید وصول کرنے کے لئے لکھا ہو۔ مگر ان کا نام اس فہرست میں نہ آیا ہو تو انہیں چاہیئے۔ کہ فنانشل سکرٹری تحریک جدید اور سکرٹری امانت تحریک جائداد کو لکھیں۔ اسی طرح جو دوست اب تحریک جائداد کی امانت سے کوئی رقم چندہ تحریک جدید میں دینا چاہتے ہوں۔ تو وہ بھی اطلاع دیں۔

جن دوستوں نے چندہ تحریک جدید کے ادا کرنے کی طرف ابھی تک بالکل توجہ نہیں کی ہے۔ یا ان کے ادا کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا۔ انہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا وعدہ وقت کے اندر پورا ہو جائے۔ دوستوں کو حضور کا مندرجہ بالا ارشاد یاد رکھنا چاہیئے۔

خاکسار:- برکت علی فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ضلع شیخوپورہ اور لاہور کی دیہاتی انجمنوں کو اطلاع

سید ولایت شاہ صاحب احمدی ساکن شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کو امسال پھر بیت المال کا آنریری انسپکٹر۔ برائے انجمن ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ اور لاہور کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ سید صاحب موصوف عنقریب دورہ شروع کرنے والے ہیں مقامی جماعتوں کو چاہیئے کہ انکے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

گجراتی زبان میں ایک مفید تبلیغی کتاب

مکرم جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد نے تبلیغی اغراض کے پیش نظر گجراتی زبان میں ۲۳ صفحات پر مشتمل ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس کا نام ہے "انسان کس لئے پیدا کیا گیا۔ وہ کیا کر رہا ہے اور اس کو کیا کرنا چاہیئے" گجراتی جاننے والے لوگوں میں یہ کتاب تبلیغی لحاظ سے انشاء اللہ نہایت مفید ثابت ہوگی۔ احمدی احباب کا فرض ہے۔ کہ ان علاقوں میں جہاں گجراتی بولی جاتی ہے۔ اس کتاب کی کثرت سے اشاعت کریں۔ جناب سیٹھ صاحب موصوف نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اگر احمدی احباب اپنے علاقہ کے گجراتی دان اصحاب کے نام اور پتے ان کی خدمت میں ارسال کریں گے۔ انہیں وہ گجراتی تبلیغی لٹریچر براہ راست مفت ارسال کر دیں گے۔ احباب کو اس نیک مقصد میں مکرم سیٹھ صاحب سے ضرور تعاون کرنا چاہیئے۔

اخبارات کی نامکمل جلدیں مکمل کرالیں

میاں عبد العظیم صاحب جلد ساز متصل مسجد اقصیٰ قادیان نے یہ انتظام کیا ہے کہ جن اصحاب کے پاس سلسلہ کے اخبارات و رسائل وغیرہ کے متفرق پرچے پڑے ہوں۔ وہ انہیں دیدیں۔ اور جو اپنے فائل مکمل کرانے چاہیں وہ مفت ان سے کرالیں۔ کسی پرچہ کی قیمت نہ لیں گے۔ البتہ سارٹنگ فیس ۸ ر فی فائل علاوہ جلد بندی کی اجرت کے ان کا حق ہوگا۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔

قادیان میں ایک نیا محلہ

کم استطاعت احباب کیلئے ایک بہت عمدہ موقعہ

ایک عرصہ سے قادیان کے مختلف محلہ جات میں زمین کی قیمت زیادہ ہوچکی ہے جس کی وجہ سے کم استطاعت دوستوں کو تکلیف کا سامنا رہتا ہے۔ اور وہ حسب منشا اچھے قطعات نہیں خرید سکتے۔ چنانچہ جہاں اوائل میں فی مرلہ ساڑھے بارہ روپے قیمت تھی۔ وہاں اب تمام قطعات کی قیمت ساڑھے سترہ روپے فی مرلہ سے لیکر پچیس ۲۵ اور تیس ۳۰ روپے فی مرلہ تک پہنچ چکی ہے ان حالات کے پیش نظر محلہ دارالعلوم کے جانب شمال ایک جدید محلہ کھولا گیا ہے جو موقعہ کے لحاظ سے گویا اسطرح محلہ دارالعلوم کا ہی ایک حصہ ہے کیونکہ دارالعلوم اور اسکے درمیان صرف ایک رستہ حائل ہے اور اسکی قیمت بھی اندرون محلہ صرف ساڑھے بارہ روپے فی مرلہ تجویز کی گئی ہے۔ البتہ برلب سڑک کلاں ساڑھے سترہ روپے فی مرلہ شرح ہے اس محلہ میں ایک زائد خوبی یہ ہے۔ کہ جہاں سابقہ محلہ جات میں اندرونی راستے بیس بیس اور دس دس فٹ چوڑے ہوتے تھے۔ وہاں اس محلہ میں سارے رستے بلا استثناء بیس بیس فٹ چوڑے رکھے گئے ہیں اور سڑک کلاں بھی پچاس فٹ اور تیس فٹ چوڑی ہے۔ اسطرح یہ محلہ کم استطاعت والے دوستوں کیلئے ایک بہت اچھا موقعہ پیش کرتا ہے اور میں اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کو اسکی اطلاع دیتا ہوں۔ تاکہ جو دوست پسند فرمائیں اور عمدہ اور کم قیمت قطعات کے خواہشمند ہوں۔ وہ اس موقع سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ چونکہ اس محلہ کا نام ابھی تک تجویز نہیں ہوا۔ اسلئے فی الحال جدید محلہ کے نام سے میرے پتہ پر درخواستیں آنی چاہیئں۔ اسکے علاوہ محلہ دارالعلوم میں بھی سر دست بعض عمدہ قطعات خالی ہیں جنکی قیمت خط لکھکر دریافت کیجا سکتی ہے والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ۵-۵-۳۸

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے باغ کا ٹھیکہ

نیلام ہوتا ہے

۱۱ مئی ۱۹۳۸ء بروز بدھ بوقت ۸ بجے صبح صدر انجمن احمدیہ کے مملوکہ و مقبوضہ باغ (جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے احاطہ میں واقع ہے) کا ٹھیکہ موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے۔ بولی دینے کا وہ شخص مجاز ہوگا۔ جو مبلغ دس روپیہ نیلام سے پہلے زر ضمانت داخل کریگا۔ نیز نیلام ختم ہونے پر ¼ حصہ زر نیلام وصول کر لیا جائے گا۔ اور جس شخص کے نام نیلام ختم ہو۔ اس کا زر ضمانت بھی ¼ زر نیلام میں محسوب ہو جائے گا۔ اور دوسروں کو واپس دے دیا جائے گا۔ اور باقی ¾ حصہ میں سے ¼ حصہ ایک ماہ تک اور بقیہ ½ حصہ زر نیلام ۲۰ اگست تک داخل کرنا ضروری ہوگا۔ بصورت عدم ادائیگی ¼ حصہ مبلغ دس روپیہ زر ضمانت اور بصورت عدم ادائیگی ¼ حصہ حسب تشریح بالا اندر میعاد مقررہ ¼ جو بھیجی ہے ضبط تصور ہوگا۔ تفصیلی شرائط موقعہ پر سنا دی جائیں گی۔ ٹھیکہ لینے والے اصحاب تاریخ اور وقت مقررہ پر پہنچ جاویں۔

(۲) وہاں چند درختان شیشم بھی نیلام کئے جاویں گے۔

(۳) اس کے بعد بورڈنگ ہائی سکول میں یوکلپٹس کے خشک شدہ چار درخت جو کٹے پڑے ہیں۔ وہ بھی نیلام کئے جائیں گے۔

(۴) زنانہ جلسہ گاہ میں ایک درخت کیکر جو جلانے کے قابل ہے۔ نیلام کیا جائیگا۔ ۲، ۳، ۴ کی قیمت موقعہ پر وصول کی جائے گی۔ خریدار اصحاب موقعہ پر پہنچکر بولی دے سکتے ہیں۔

مولا بخش ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

175

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲-ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ مخدوم جلال ولد حیات خان ذات قریشی ساکنہ سید عبدالرحمن تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹-ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۱-۶-۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانب مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۸-۳-۳۸

دستخط خانبہادر میاں غلام رسول صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲-ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ محمد فاضل ولد سردارا ذات کاٹھیہ ساکنہ فرید محمودکا ٹھیہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹-ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۲-۶-۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانب مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۸-۳-۳۸ - دستخط خانبہادر میاں غلام رسول صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پشاور ۸ مئی۔ گاندھی جی صوبہ سرحد کا دورہ ختم کر کے کل یہاں بمبئی روانہ ہو جائیں گے اور ۱۱ مئی کو وہاں پہنچ جائیں گے۔

لاہور ۸ مئی۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر بیرسٹر دامودر ساورکر آج شام کی گاڑی سے لاہور پہنچے ۲ ہزار کے قریب اصحاب سٹیشن پر استقبال کے لئے موجود تھے۔

الہ آباد ۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے حکومت یو پی عنقریب ایک کمیٹی مقرر کرے گی۔ جو اس امر کے متعلق تحقیقات کرے گی کہ دیہات سے کس طرح ناخواندگی کو دور کیا جا سکتا ہے دیہات میں تعلیم نسواں کی اشاعت کے پیش نظر ان لڑکیوں کو وظائف دیئے جائیں گے جو تعلیم حاصل کرنے کے لئے شہری سکولوں میں داخل ہوں گی۔

ہردوار ۷ مئی۔ کنبھ کے موقع پر گنگا کے ادھر ادھر آنے جانے کے لئے بیڑہ پل بنائے گئے تھے جواب سب کے سب توڑ ڈالے گئے ہیں جب پل توڑے جا رہے تھے تو پلوں کے ساتھ اٹکی ہوئی عورتوں اور مردوں کی بیسیوں لاشیں برآمد کی گئیں یہ لاشیں شناخت نہیں کی جا سکیں کیونکہ زیادہ دن گزر جانے کے بعد ان کی شکلیں بگڑ چکی تھیں۔ لاشوں میں زیادہ تعداد عورتوں کی ہے۔

بوڈاپسٹ ۷ مئی۔ حکومت ہنگری نے جرمنی کے حملہ کے خطرہ کے پیش نظر فوجی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ ضمنی بجٹ میں گورنمنٹ نے فوجی اخراجات کے لئے اڑھائی لاکھ پونڈ منظور کئے ہیں۔

پشاور ۸ مئی۔ سرحدی اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا ایک اجلاس وزیر اعظم کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ جس میں یہ ریزولیوشن منظور کیا گیا کہ یہ اجلاس وزارت پر پورے اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور غرض مند اشخاص کے پراپگنڈہ کو مذموم قرار دیتا ہے۔

سیکر ۸ مئی۔ وزیر اعظم جے پور نے ایک اعلان کے ذریعہ ان تمام اشخاص کو عام معافی دیدی ہے جو سیکر میں حال کی تحریکات میں حصہ لے چکے ہیں۔ آپ نے عوام کو متنبہ کیا ہے کہ آئندہ اس قسم کی تحریکات میں حصہ نہ لیں۔

روما ۸ مئی۔ آج ہر ہٹلر کے اعزاز میں ایک پُر تکلف دعوت دی گئی۔ بعد ازاں ہر ہٹلر اور مسولینی نے تقریریں کیں۔ جنہیں براڈ کاسٹ کیا گیا۔ ہر ہٹلر نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا۔ یہی روما آکر بے حد خوش ہوا ہوں۔ جرمنی ضرورت کے موقع پر اطالیہ کی اسی طرح امداد کرے گا جس طرح اطالیہ نے جرمنی کی شدید ضرورت کے وقت اس کی مدد کی ہے۔ مسولینی نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہر ہٹلر کے ورود روما نے ہمارے معاہدے اور دوستی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ دونوں حکومتوں کا زاویہ نگاہ ایک ہی ہے اور دونوں امن عامہ کے مقصد کے حصول کی متمنی ہیں۔

شملہ ۸ مئی۔ حکومت ہند کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ہندوستان میں محکمہ صنعت و عمال۔ جغرافیکل سروے۔ معادن و مواد آتش گیر۔ ٹیلیگراف انجنیئرنگ اور وائرلیس کے محکموں میں عورتوں کو ملازم نہیں رکھا جائے گا۔ محکمہ مالیات میں کلرکی اور سٹینو گرافی کی اسامیوں کے سوا اور گورنمنٹ آف انڈیا کے چھاپے خانوں میں کلرکی کی اسامیوں کے سوا انہیں اور کسی اسامی پر مقرر نہیں کیا جائے گا۔ البتہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ عورتوں کو مندرجہ ذیل اسامیوں پر مقرر کر سکتا ہے۔ لیڈی ڈاکٹر۔ دایہ۔ سٹینوگرافر۔ بکنگ کلرک۔ ٹکٹ کلکٹر آیہ۔ خاکروب۔

کلکتہ ۸ مئی۔ مولانا ابو الکلام آزاد نے کانگرسی وزراء کے نام ایک گشتی مراسلہ ارسال کر کے انہیں کانگرس کے اس فیصلہ سے مطلع کیا ہے۔ کہ ہندوستان کی قومی زبان ہندی یا اردو نہیں بلکہ ہندوستانی ہے اس زبان کے لئے دیوناگری اور فارسی دونوں رسم الخط استعمال ہو سکتے ہیں۔ ہندوستان کی قومی زبان کو ہندی یا اردو نہ کہا جائے کیونکہ اس سے دونوں قوموں میں جھگڑا پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

شملہ ۸ مئی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ برطانوی ہند میں مندرجہ ذیل زبانیں دیسی زبانوں میں سب سے بڑی زبانیں ہیں۔ آسامی۔ بنگالی۔ گجراتی ہندی۔ ہندوستانی۔ کنڑی۔ ملیالم مرہٹی۔ نیپالی۔ پنجابی۔ سندھی۔ تامل تلنگو۔ اردو۔

کٹک ۷ مئی۔ مسٹر جے آر ڈین ریوینیو کمشنر نے اپنا چارج مسٹر انسورتھ آئی۔ سی۔ ایس کو دیدیا ہے اور خود ایک طویل رخصت پر عازم انگلستان ہو گئے ہیں۔

شملہ ۷ مئی۔ ٹراونکور گورنمنٹ کا ایک وفد یہاں پہنچ گیا ہے جو ۱۱ مئی کو آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے صنعت ناریل کے تحفظ کے سلسلہ میں ملاقات کرے گا۔

راجشاہی ۷ مئی۔ باد و برق اور ژالہ باری کے ہولناک طوفان نے پندرہ دیہات کو تباہ کر دیا اور متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ جنہیں ڈسٹرکٹ بورڈ نے طبی امداد بہم پہنچائی۔

بغداد ۸ مئی۔ فلسطین کی موجودہ صورت حالات کے خلاف احتجاج کے طور پر مجلس دفاع فلسطین بغداد کی طرف سے ایک میمورنڈم برطانی سفیر کے حوالے کیا گیا ہے۔

جودھپور ۸ مئی۔ مہاراجہ جے پور انگلستان روانہ ہو گئے ہیں آپ تین ماہ قیام کریں گے۔

بیت المقدس ۵ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح سے فوج کے بڑے بڑے دستوں نے طیاروں کی امداد سے وسطی فلسطین کے قریباً تین سو مربع میل علاقہ کی تلاش کا سلسلہ نہایت وسیع پیمانہ پر شروع کر دیا ہے جو کئی ہفتوں تک جاری رہے گا۔

روما ۵ مئی۔ ہر ہٹلر کے اعزاز میں آج تیس ہزار فوج نے سلامی دی ایک فرانسیسی اخبار نے اس مظاہرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ مظاہرہ دیکھ کر اب ہر ہٹلر کو یقین ہو گیا ہے کہ جرمنی کے لئے اٹلی کی دوستی نہایت ضروری ہے۔

لاہور ۵ مئی۔ حکومت پنجاب کے دفاتر لاہور میں بند ہو کر ۱۲ مئی کو بہ شملہ میں کھلیں گے۔

بنگلور ۶ مئی۔ فائرنگ کے حادثہ کی تحقیق کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے اس کے صدر وارد بنگلور ہوئے ریاست کے چیف سکرٹری اور کمیٹی کے سکرٹری نے آپ کا استقبال کیا۔ یہ کمیٹی مندرجہ ذیل امور معلوم کرے گی (۱) وہ کونسے وجوہ تھے جن کی بناء پر پولیس کو فائر کرنے پڑے۔ (۲) کیا پولیس فائر کئے بغیر اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتی تھی اور کیا فائرنگ نہایت ضروری تھا۔

پیرس ۶ مئی۔ حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آئندہ تین سال کے اندر ۵ لاکھ ٹن کے تجارتی جہاز بنائے جائیں گے۔ وزیر جہازرانی نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت متعدد جہاز زیر تعمیر ہیں جن میں سے اکثر ۱۹۳۷ء کے موسم بہار تک تیار ہو جائیں گے

لاہور ۶ مئی۔ بورڈ آف انڈسٹریز کا ایک اجلاس آج وزیر ترقیات کے دفتر میں منعقد ہوا جس میں قرضہ اور امداد کی درخواستوں پر غور کیا گیا۔ ان میں سے چند درخواست کنندوں کو جزوی امداد دی گئی اور باقی درخواستوں پر غور آئندہ اجلاس تک ملتوی کر دیا گیا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی